Chapter 66 سورة التّحریم Prohibition

آیات 12

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبۡتَغِیۡ مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱﴾

1-اے نبی! تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے! (کیا اس لئے کہ) تم اپنی بیویوں کی مرضی کے مطابق چلنا چاہتے ہو۔ بہرحال، اللہ خطاؤں کے اثرات ختم کر کے اپنی حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی مدد و رہنمائی کرتے ہوئے اُنہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

قَدۡ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمۡ تَحِلَّةَ اَیۡمَانِكُمۡ ۚ وَاللّٰهُ مَوۡلٰىكُمۡ ۚ وَهُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۲﴾

2-(اگر تم نے قسم کھا کر خود ہی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے) تو یہ حقیقت ہے کہ (اس کا کچھ مضائقہ نہیں) کیونکہ اللہ نے ایسی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے کیونکہ اللہ ہی تو تمہارے کام بنانے والا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

(**نوٹ:** قسموں کا کفارہ یا قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ 5/89 یعنی سورۃ مائدہ آیت 89 میں بتا دیا گیا ہے)۔

وَاِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِهٖ حَدِیۡثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتۡ بِهٖ وَاَظۡهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیۡهِ عَرَّفَ بَعۡضَهٗ وَاَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتۡ مَنۡ اَنۡۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۳﴾

3-اور (یہ واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ) نبی نے کوئی بات اپنی کسی ایک بیوی سے پوشیدہ طور پر کہی تھی۔ (میاں بیوی میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں)۔ مگر اس نے، اس بات کا ذکر (کسی اور بیوی سے کر دیا۔ حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا)۔ لیکن اللہ نے اس بات کو نبی پر ظاہر کر دیا، تو نبی نے اس کا کچھ حصہ اپنی اس بیوی کو جتا دیا اور کچھ حصہ بتانے سے گریز کیا۔ پھر جب نبی نے اس بیوی کو یہ خبر کر دی، تو اس نے (نبی سے) پوچھا کہ! آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ نبی نے کہا! مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔

اِنۡ تَتُوۡبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُكُمَا ۚ وَاِنۡ تَظٰهَرَا عَلَیۡهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوۡلٰهُ وَجِبۡرِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ بَعۡدَ ذٰلِكَ ظَهِیۡرٌ ﴿۴﴾

4-لہٰذا، اگر تم دونوں (خواتین) اللہ کے سامنے توبہ کرو (تو بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دل اعتدال کی راہ سے ہٹ گئے تھے۔ لیکن اگر تم (دونوں نبی کی مخالفت میں) ایک دوسرے کی مدد کرو گی (تو یاد رکھو کہ تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گی کیونکہ) حقیقت یہ ہے اللہ اس کا مولیٰ ہے یعنی اس کا دوست و مددگار ہے اور جبریل اور سنور نے سنوارنے والے اہلِ ایمان (بھی اس کے دوست و مددگار ہیں) اور اس کے بعد فرشتے بھی اس کے مددگار ہیں۔

(نوٹ: یہ آیت 66/4 بھی آگاہی دیتی ہے کہ جبریل فرشتوں میں سے نہیں ہے بلکہ مخلوق روح میں سے ہے 4/70 ,26/193)۔

عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنۡ طَلَّقَكُنَّ اَنۡ یُّبۡدِلَهٗۤ اَزۡوَاجًا خَیۡرًا مِّنۡكُنَّ مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبۡكَارًا ۝۵

5-(یاد رکھو میاں بیوی کے درمیان کامل ہم آہنگی، بھروسہ، ایثار اور سکون قائم رہنا چاہیے۔ اگر یہ شکست و ریخت کا شکار ہو جائیں تو طلاق چھٹکارے کا باعث بن سکتی ہے۔ چنانچہ اگر ایسی کیفیت باقی رہتی ہے جو نبی کے لئے تکلیف کا باعث ہے تو) اگر وہ تم (بیویوں) کو طلاق دے دے، تو یہ بعید نہیں کہ اللہ اسے تمہارے بدلے ایسی بیویاں عطا کر دے جو تم سے بہتر ہوں۔ (ایسی بیویاں جو) اللہ کے احکام و قوانین کے سامنے جھکنے والیاں اور ان کی صداقت پر پورا یقین کر کے اطمینان و بے خوفی کی حالت میں داخل ہو جانے والیاں، اپنی صلاحیتوں کو اس مقصد کے لئے وقف کر دینے والیاں، اگر بھول چوک سے خطا ہو جائے تو اس کی اصلاح کر لینے والیاں، اور ہر حال میں اللہ کی غلامی و اطاعت کرنے والیاں اور نازل کردہ آگاہی سے علم و دانش کا سفر طے کرنے والیاں ہوں گی۔ (یہ ہیں وہ خصوصیات جن کی حامل عورتیں نبی کے عقد میں آنے کو تیار ہوں گی، چاہے) وہ شوہر دیدہ ہوں یا کنواری ہوں۔

(نوٹ: سٰئحٰت کے لفظ کا مادہ (س ح ی) اس کا عمومی مطلب روزہ دار عورتیں لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا بنیادی مطلب مسلسل چلتے رہنے کے بھی ہیں۔ سیاحت، علم و دانش یا عقل و فہم اور عبرت حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا وغیرہ ہیں۔ چنانچہ سیاق و سباق کے مطابق یہاں علم و دانش کا سفر لیا گیا ہے)۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَ اَهۡلِیۡكُمۡ نَارًا وَّ قُوۡدُهَا النَّاسُ وَ الۡحِجَارَةُ عَلَیۡهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ۝۶

6-(ازدواجی زندگی سے متعلق معاملات و تعلقات کی آگاہی اس لئے دی جا رہی ہے تا کہ) اے اہلِ ایمان! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں (یعنی گھریلو زندگی کو حسین و جمیل اور پُر اطمینان بنا کر رکھنا اور کُفر سے محفوظ رکھنا سارے گھر والوں کی ذمہ داری ہے۔ اور یہ ذمہ داری پوری نہ کرنے والوں کے لئے) وہاں پر نہایت تند خُو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں

دیا جاتا ہے وہ اسے بالکل درست طور پر پورا کرتے ہیں۔

(نـــوٹ: یہ آیت آگاہی دیتی ہے کہ فرستے نرم خُو اور محبت سے اپنی ذمہ داریاں پُوری کرنے والے بھی ہوتے ہیں اور سخت گیر و تُندخُو بھی ہوتے ہیں)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۟۷ ع 1/7/19

7-(اور) جن لوگوں نے کُفر کیا یعنی جن لوگوں نے ان احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو (ان سے کہا جائے گا کہ) آج تم معذرتیں نہ پیش کرو (اور اپنی سزا کا سامنا کرو۔ کیونکہ) تمہیں صرف انہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۟۸

8-اے اہلِ ایمان! (یعنی مومن مرد اور مومن عورتیں) اگر تمہارا قدم غلط سمت کی طرف اٹھ جائے تو اس روِش سے ہٹ کر فوراً صحیح راستہ پر آجاؤ (توبہ)۔ اور تمہاری یہ توبہ خالص اللہ کے آگے ہونی چاہیے (اگر یوں طریقہ کار اختیار کرو گے تو) تم امید کر سکتے ہو کہ تمہارا رب تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے شفاف پانیوں کی ندیاں رواں ہوں گی۔ اور اس دن اللہ، نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لے آئے، رسوا نہیں ہونے دے گا۔ ان کا نُور ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔ اور وہ دُعا کر رہے ہوں گے کہ! اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نُور مکمل کر دے (یعنی ہماری سرفرازیوں اور سربلندیوں کی تکمیل کر دے)۔ اور تباہیوں سے محفوظ کر کے ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے، کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تُو نے ہر شے پر اس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے ان پر اپنا اختیار قائم کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۟۹

9-اور اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو (اور ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو زیادہ مضبوط رکھو) اور ان پر پوری شدت سے غلبہ حاصل کرو۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۟۱۰

10-(اللہ کے قوانین سب کے لئے اٹل ہیں۔ لہٰذا، اس سلسلے میں) اللہ نے مثلاً ان لوگوں کے لئے جو اس کے

احکام وقوانین سے انکار کرتے ہیں، نُوح کی بیوی اور لُوط کی بیوی کی مثال پیش کی ہے۔ وہ دونوں ہمارے ایسے بندوں کے (نکاح میں) تھیں جو سنورنے سنوارنے کے لئے مصروفِ جدوجہد رہتے تھے۔ لیکن ان (بیویوں) نے ان سے خیانت کی (یعنی ایمان میں ان کا ساتھ نہ دیا) تو اللہ کے سامنے ان دونوں کے (شوہر جو رسول تھے، ان کے) کچھ کام نہ آسکے۔ اور ان سے کہہ دیا گیا! کہ دونوں جاؤ آگ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾

11- اور (کافروں کے برعکس) اہلِ ایمان کے لئے مثلاً اللہ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ وہ دُعا مانگا کرتی تھی! کہ اے میرے نشوونما دینے والے! تُو اپنی طرف سے میرے لئے جنت میں گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے غلط اعمال سے نجات دے بلکہ اس پوری کی پوری قوم (سے نجات دے) جو انسانوں کے ساتھ زیادتیاں اور بے انصافیاں کرنے والی ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾

ع 2 5 20

12- اور (تیسری مثال) عمران کی بیٹی مریم کی ہے جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ اور اُس کی پیدائش کی صلاحیت میں ہم نے اپنی روح سے پھونک دیا۔ چنانچہ اس نے (یعنی عیسیٰؑ ابنِ مریم نے) اپنے رب کے احکام اور نازل کردہ کتابوں کے برحق ہونے کی تصدیق کی۔ اور (مریمؑ) ان لوگوں میں سے تھی جو اپنی صلاحیتوں کو اللہ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے صرف کر دیتے ہیں۔